علامت مسع ہی اور صحیح بخاری کی علامت خ اور مسلم کی م اور شمائل ترمذی کی شمت اور طبقات واقدی کی ق اور مواہب لدنیہ کی مو اور سبل الہدی کی سل اور خصائص کبری کی خص اور منتخب جمع الجوامع کی جع اور تحفۃ المحافل کی مح اور شفای قاضی عیاض کی شفا اور احیاء العلوم کی حا اور نہایہ ابن الاثیر کی یہ اور صراط سوی للشیخ محمود الشیخانی کی صر اور فصل الخطاب کی فص اور سیرت ابن ہشام کی ہش اور ریاض نضرہ کی رض اور جہان کہین صاحب کتاب نے صحت یا سقم روایت کا بیان کیا ہے وہان بعد علامت کتاب کی علامت صحیح کی صح اور ضعیف کی ض اور حسن کی حس مقرر کی ہے اور قف علامت ہی روایت موقوف کی آپ جس کسیکو اوس کی تخریج پر وقوف حاصل ہو وہ براہ مہربانی اوس تخریج کو لاحق بروایت مذکور کر دی جزاہ اللہ عنی خیرا و صانہ عن ضیر

شمائل خاتم الانبیاء و سید الرسل محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم

حضرت اجمل ترین مردم تھے و درست اور شیرین تر اور خوبترین مردم تھے قریب سے شفا ہ

ہر خوبیی کہ از ہمہ خوبان شنیدہ ایم   امروز در شمائل خوب تو دیدہ ایم

آپ کی خوبصورتی و نظافت ظاہر تہی مو آپ عظیم و معظم تھے دلون اور نظرون مین شمت جب خاموش ہوتی تو آپ پر وقار ہوتا اور جب بات

اگر تی تو خوبی زیادہ ہو جاتی ہو جس نے آپکو اول بار دیکھا وہ ہیبت میں
آگیا اور جب میل جول کیا پہچانا اور شناسا ہوا دوست رکھا شت آپ
درخشندہ روشن اور آپکا رنگ روشن تمام درخت سفید رنگ تھے اور نہ
گندم گون ہم سفید رنگ نمکین صورت تھے ہم آپ کی سفیدی سرخی آمیز
تھی ق گویا کہ سونے کا پانی آپ کے نور رخسار پر جاری ہے یہ انور
تھے وقت تجرد کے لباس سے شت کثرت نور سے ساتھ سورج کے
بھی مگر آپ کی روشنی سورج کی روشنی پر غالب آتی سل آپکا سایہ
نہ تھا خمس ہے

پیغمبر ما نداشت سایہ — تا شک بدل یقین نیفتد
یعنی آن کس کہ پیرو اوست — پیداست کہ بر زمین نیفتد

سر آپکا بڑا تھا ح بال اچھے تھے سل بال سخت سیاہ تھے جمع سر
کے بال کثرت سے تھے سل نہ مرغول پیچدار تھے اور نہ فروہشتہ بلکہ
درمیان جعد و سبط کی تھی شت جب شانہ کرتے تو گویا وہ بال شکن تھے
تو وہ رگ مین سل ہے

رہا کن از گرہ دام عنبرین دل را — بعلم شانہ شکن این طلسم مشکل را

اگر بال سر مبارک کے دو حصے کیے جاتے تو ہو جاتے ورنہ آپ کے بال
نرمہ گوش مبارک سے تجاوز نہ کرتے جبکہ فراہم ہوتے شت ایک روایت

تھیں یعنی جب کہ آپ کی بال برابر دوش تک پہنچتے تھے ص اور کبھی
آپ اون بالون کی چار گیسوئین کر لیتے ہر کان دو گیسوون کے بیچ مین
ابر نکلتا اور کبھی بالون کو چہرہ و گوش پہ ڈالدیتے اوس وقت دونون
صفحہ چہرہ رون نمایان و درخشان ہو جاتے حاشیہ سدل یعنی ارسال ہوئے
سر فروشتے تھے پھر مانگ نکالنے لگے خ آپ کے سر مبارک مین سفید
بال بیس تھے کنگھی کے تھاے مین جب تیل لگاتے تو تیل اونکو چھپا دیتا
تھا شت آپکی پیشانی کشادہ تھی شت صاف چمکتی تھی مع ق سہ

متی یبد فی اللیل البہیم جبینہ — یلح مثل مصباح الدجی المتوقد

ابرو کی شریف باریک و دراز و دنبالہ دار تھی جسپر بشیر پیوستگی کے
درمیان دونون ابرو کے ایک رگ تھی جو وقت غصہ کے ابھر آتی شت

مقوس دونون ابروی مقدس — مقدس دونون ابروی مقوس

دونون کان کامل و تام تھے ق آنکھین بڑی بڑی تھین ق
آنکھون کی سفیدی مین باریک رگین تھین لال صح آنکھ خوب
سفید و سیاہ تھی و سفیدی و سیاہی آنکھ کی برابر تھی سل فراخ چشم
تھے شفا دراز چشم تھے ص سرگین چشم تھے ق پلکین بہت اور
لنبی تھین شت سہ

تنہا نہ زین زلف تو بسیار دراز است — مژگان تو ہم چون شب بیمار دراز است

یہان تک کہ گویا تہا کہ کثرت قطرہ در قطرہ نے آنکہ چہپ جاتی جا خاطر ناظران
مین بہت کی تہی سل سر بینی مبارک باریک تہا شت ناک دراز تہی
بیچ ناک پر ایک نور تہا بلند جو کوئی تامل کرتا وہ جانتا کہ ناک بہت ہی اونچی
ہے شت حالانکہ بہت اونچی نہ تہی سل دونون رخسار نرم و ہموار تہے
شت دونون گال کشادہ و درخشندہ تہے مہ دونون عارض شیخ
و آشکار تہے سل احسن عباد خدا تہے دونون لب مین اور الطف
عباد اللہ تہے وقت ہونٹ بند کرنے کے مو دہان مبارک کشادہ تہا
م بہت خوشنما تہا ع ق پاکیزہ بو تہا مع سل بو آپ کے ہونٹ کی
جیسے خالص مشک کی بو ص دندان شریف آبدار تہے شفا چار دانت
سامنے کی خوب چمکدار تہے سل ظاہر ہوتے تہے شل رباعیات یعنی چار
کے شت سامنے کے دو دانت کشادہ تہے شت اور چار دندان
میانہ سل گویا درمیان سے دندان پیشین کے نور باہر آتا ہی شت
جب منہ سے برق و لمعان در و دیوار پر نمایان ہوتا شفا بہترین مردم تہے
نغمہ یعنی آواز خوش مین جا گنگناتے نہ تہے یعنی آواز کو گلے مین نہ پہیرتے
اور ترجیع کرتے لیکن کسیقدر آواز کو دراز فرماتی ق آواز شریف مین
فی الجملہ گرانی تہی مح بلند آواز تہے جا خوش گفتگو تہے مع ق آپکی
آواز وہان تک پہونچتی جہان تک غیر کی آواز نہ پہونچتی مو اصدق اللہجہ

تھی یعنی فصیح زبان شفا بات کہلی اور صاف کرتی موی ریش شریف
انبوہ تھی شت بہت خوشنما تھی مع ق داڑہی نی عارض مبارک
کو بہر لیا تہا میان تک کہ لٹکتا تہا کہ سینہ مبارک کو بہی بہر کر لیں مع ق
داڑہی خوب ہی سیاہ تہی مع ق موی بہی اچہی تہین سل موہاے
لب زیرین گرد لب زیرین مبارک کے نمایان تہے گویا وہ دو لون سفید
موتی ہین اسفل عنفقہ مین ؎

خط پشت لب و حرف تو دل کرد اسیر   بقربانت روم جانان چہ تحریری چہ تقریر

بال عنفقہ مبارک کی متفاوت تہے یہان تک کہ موی ریش مبارک پر پڑتی
تہے یہ گمان ہوتا تہا کہ یہ خود داڑہی کی بال ہین سل بڑہاپا آپ کا
قریب بیس بال کے تہا مع شت نہ تہے سفید بال مگر عنفقہ یعنی ریش بچہ
اور درمیان ہر دو گوش اور سر کے کچہ عم آپ کی ریش شریف زیادہ
تہی سفیدی مین بہ نسبت آپ کی سر کے ق روی مبارک کیا درخشان
تہا جیسے چاند شب بدر مین چمکتا ہے شت جب آپ خوش ہوتے آپکا
چہرہ آئینہ کی طرح ہوتا عکس دیوارون کا آپ کی چہرے مین نظر آتا یہ گویا
کہ سورج روی مبارک مین سیر کرتا ہے شفا اور اکثر شدت انوار صباحت
سے شب تاریک مین سوزن نظر آتی صرف نہ تو بہت لنبے موںہہ کے تہے اور
نہ گول چہرے کے آپ کے روی مبارک مین کچہ تدویر تہی شت گردن

مبارک مین اونچائی تہی مو منسوب نہ تہی وہ گردن طرف طول کی اور نہ
طرف کوتاہی کے جا گری گردن آپ کی ہاتہی دانت کی گردن تہی تمامی
سیم مین ش ت گویا کہ سونا چہبر گردن مین ہتاب ح ج مسافت بعید
تہی درمیان دونون شانون کے خ بزرگ تہے دونون بازو قف
اور دونون شانی مع ق سرہای استخوان مفاصل اور استخوان میان
شانہ و پشت بزرگ تہے ش ت استخوانہای اعضای دوگانہ بزرگ تہے
ش ت اور ہتہیلیان سطبر تہین شفا جب نہاتے تہے امین ہر دو دست گوشہا
رکہتے یہان تک کہ سفیدی بغل مبارک کی ظاہر ہوتی خ دوسری روایت
مین یون ہی کہ دیکہی پشت سی سفیدی و سرخی بغل شریف کی نظر آتی پسینا
آپ کی بغل کا جیسے خوشبو مشک کی سل مہر نبوت درمیان دونون
شانون کے تہی م جیسے انڈا کبک دری کا م وہ مہر مشابہ جسد تہی یعنی
رنگت مین م اور تہی نزدیک اعلای شانہ چپ کی ہیئت مشت اوپر
تل تہے جیسے مسّے یعنی بقدر دانہ نخود کے یا کمتر اوس سی م گرد اوس کے
بال تہے گویا خص جابر کہتے ہین میننے مہر نبوت کو اپنے دہن مین لیا تو والی
کی طرح لیا مجہپر خوشبو مشک کی آنے لگی آپ کی پشت گویا دہتی جیسا گویا
کہ چاندی سے ڈہالی گئی ہے سل سینۂ مبارک چوڑا تہا شکم شریف برابر
تہا سینے سے یعنی تو ندا تہی ش ت عیب نہین کرتی تہی آپکے کدا کی تنگی

اور نشیب نہ تہی آپکو لاغری اور ناتوانی ترکیب کی سل آپکی کمر
اتنا ور نہ تہی سل اعضا نرمین جہکے تھے مج شفا درمیان سینہ و
ناف کی بیچ بالون سے وصل تہا مثل ایک خط کے کہچا ہوا تہا ہر دو پستان
مع شکم بالون سے خالی تھے سوای اوس خط کے دونون ہاتہون اور
شانون پر اور بالای سینہ شریف پر بال یعنی روئین تھے شت شکم مبارک
مین تین شکن تھے ایک کو اون مین سے ازار چہپا لیتی رہتی تہی اور بعض
نے کہا کہ ایک ہی شکن ظاہر تہی وہ شکنین سفید تر تہین لپٹی کتاب سے یعنی
جو استعمال مین نہ آئی ہو اور چہو نے مین بہت نرم تہی سل بازو اور
ساعد آپکے سطبر تھے شفا ہر دو بند دست یعنی پہونچے لنبے تھے
شت دونون ساعد دراز تھے جع دونون ہاتہ سطبر تھے خ ہتیلی
فراخ تہی شت کف دست سب لوگون کے کف دست سے نرم تر تہا
جع ہتیلیان پر گوشت تہین خ انگلیان بہی پر گوشت تہین مع ق
انگشتان مبارک روان و دراز تہین شت گویا کہ آپکی انگلیان چاندی
کی شاخین تہین سل جابر کہتے ہین حضرت نے میرے گال پر ہاتہ پہیرا
مینے آپکے ہاتہ کی ٹہنڈک اور خوشبو پائی گویا کہ اوسکو طبلہ عطار سے
نکالا ہے مم آپکی پنڈلیون مین باریکی تہی جع گویا کہ ساق مبارک
کہجور کا گابہا تہا سل نیکوترین مردم تھے قدم مین ق بایان پانون

پہیلا دیتے بیان کہ کر پشت پای مبارک سیاہ نظر آتی یعنی بسبب اجتماع
خون کے قدم آپ کے دونون متقدم طبرتہ شخ اور خوب پر گوشت
تھے منہ شخ اور فزلش تہ منہ شثنا انگلیان پانون کی بہ گر بیت چمین
ق انگشتان پا دراز و موزون تہے اور پاؤن کے زمین سے اونچی
تہے بیشت پا نرم و ہموار تہی اور دونون سے پانی گذرتا شبت پاشنہ
مبارک دراز تہا سل اور کم گوشت تہا مع صم سبابہ قدم یعنی انگشت سبابہ
ز انگشت دراز تہا یعنی انگوٹھے سے انگوٹھے کے پاس کی انگلی لمبی تہی
سل معتدل اندام تہی شثت یعنی جاتی والی میانہ قدی تہے کلیئہ
جب ہمراہ قوم کے آتے اونکو دراب لیتی ق یعنی سب سے اونچے معلوم
ہوتی اور اکثر یہ ہوتا کہ دو مرد دراز قد آپکا احاطہ کرتے تو آپ ہی اون سے
دراز نظر آتے پہر جب اون سے الگ ہوتے تو میانہ قد ٹہیرتے سل جب
بیٹہتے تو آپ کا شانہ مبارک سب بیٹہنے والون پر بلند تر ہوتا سل غرضکہ
قیام و قعود مین سب سے ارفع واعلی واطول معلوم ہوتے اگرچہ طویل نہ
تہے بلکہ ساری اجزا نہایت اعتدال مین تہے انتے قدمی مین ستاں
تہے آخر زمان مین تنا ور ہو گئے تہے آپکا گوشت تہا سک یعنی باہم پیوستہ
تہا گلتا تہا کہ خلقت اولی پر بہ سن نے کچہ ضرر اوسکو نہ پہونچایا تہا یعنی دراز
عمر سے ڈہیلا نہ پڑا تہا کہ لٹک جاتا خوبترین مردم تہی قد و قامت مین حتی

اگر چلی تو نسیم بہار ہو کے چلے ٹہر گئی وہ جہان سرو باغ تہی گویا

خوبصورت بدن حسن الجسم تہے جمع بعضا گوشت بدن کا بعض پر تجاوز و زیادتی نکرتا تہا برابری مین مثل آئینے کے تہے اور سفیدی مین مثل چاندکے حاگویا سانچے مین ڈہلا تہا ۔ ہ

سراپا کو اوس کی نظر کرکے تم حدہر دیکہو اللہ ہی اللہ ہے

کہاں چہرۂ مبارک کی نازک تہی سل اور لطیف الظاہر تہی یعنی باطراوت و لطافت حا آپ کثیر العرق تہے یعنی آپکو پسینا بہت آتا م آپ کا پسینا چہرۂ مبارک پر مثل گوہر آبدار کے ہوتا جمع مشک خالص سی زیادہ تر پاکیزہ بو تہی آپ کا کف دست گویا عطار کا کف دست تہا سل خواہ ہاتہ مین خوشبو ملتی یا نہ ملتے کوئی آپ سے مصافحہ کرتا تو سارے دن خوشبو دست مبارک کی پاتا آپ کسی بچے کی سر پہ ہاتہ رکہدیتے تو وہ درمیان اور بچون کے بسبب اوس خوشبو کی پہچانا جاتا شفا اور جیب سے شب معراج سے ہو کر آئے تہے آپ کی خوشبو عروس کی خوشبوسی پاکیزہ تر تہی سل جس کسی راہ سے گذرتی پہر کوئی پیچہے سے جاتا تو وہ پہچان لیتا کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا گذر اس راہ سی ہوا ہے بسبب خوشبوی عرق مبارک کی سل آپکا وصف بیان کرنی والا کہتا ہے کہ مین نی آپ سے پہلے اور بعد آپ کی آپ کی طرح کا

[illegible] تھے ... [illegible]

بلغ العلی بکمالہ ، کشف الدجیٰ بجمالہ

حسنت جمیع خصالہ ، صلوا علیہ وآلہ

خط سبز و لب لعل و رخ زیبا داری ، حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری

شیوہ و شکل و شمائل حرکات و سکنات ، آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

حسان بن ثابت نے فیصلہ اس قضیہ کمال و جمال ظاہر و باطن کا کیا خوب

اپنی کلام بلاغت نظام فصاحت التیام مین کردیا ہی فلله درہ وعلی الله اجرہ

واحسن منك لم تر قط عینی ، واجمل منك لم تلد النساء

خلقت مبرأ من كل عيب ، كانك قد خلقت كما تشاء

صفت امیر المومنین خلیفہ رسول خدا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

یہ سفید رنگ تھے ق ساری سر پال تھے رخش ما تہا اور اونچا ہوا تہا ق آنکھین گہری تہین ق عارض یعنی رخسار سب کم گوشت تہی ق روی مبارک کم گوشت تہا ق حنا و کتم کا خضاب کرتے تھے ق ریش شریف عرفج کی سی چاک ربک رکہتی تہی یہہ جو انگلیان متصل کف دست ہین اون کی جڑ کم گوشت تہی ق کوزہ پشت تھے اپنی ازار کو محل بست کی ادارت تہامے رہتے ق ایک دبلے بدن کم گوشت خوش قامت تھے رضی اللہ عنہ وارضاہ

بسجد سر کشید آن سرو قامت — موذن گفت قد قامت قیامت

صفت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

یہ سخت سفید رنگ تھی کچہ سرخی انپر ظاہر ہوتی تہی ق عیاض بن خلیفہ کہتے ہین مینے عمر کو عام الرمادمین دیکھا وہ کالی ہوگئے تہے حالانکہ پہلے سفید تہے ق اونکا رنگ بدل گیا تہا تیل کہانے سے ق سخت اصلع ہوگئے تہے یعنی موی پیش سر جاتے رہے تہے ق دونون آنکھین سخت سرخ تہین رخسار ہلکے پہلکے تہے رض ریش شریف انبوہ و بدور تہی رض مونچھون مین بال بہت تہے اور اطراف سبلت مین سرخی تہی رض جب غضب مین آتے اپنی بروت کو دہن مین لیتے اور پہنکارتی ق اور تاؤ دیتے ق داڑہی کو زرد کرتے اور سر کے بالون مین حنا لگاتی ق اور دونون ہاتہہ سے کام کرتی یہ اونکی ران پر ایک سیاہ تل تہا ق دونون پاؤن کے بیچ مین کشادگی تہی ق برہنہ پا چلتی لوگون مین اونچے نظر آتی گویا کہ کسی جانور پر سوار ہین ق فربہ تن جسیم البدن تہے گویا کہ رجال بنی سدوس سے ہین ق لوگون پر طول مین فائق تہے ق ۵

این چہ بالاست بیا سایہ گلشن افگن — سرورا در بغل غنچہ دیوار طلب

صفت امیر المومنین عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ

یہ ایک شخص تہی اچہی صورت نازک پیرو کی ق جمیل ترین مردم تہے
رنگ گندم گون تہے ق سر پر بال بہت تہے ق سر کے بال ہر دو
گوش سے نیچے تہے رنگ اصلع تہے یعنی موی پیش سر تہے رنگ اونکی
رخسارون پر چیچک کی داغون کا نشان تہا ناک لنبی اور سرخی باریک
ومیانہ تہی رنگ بلند بینی تہے رنگ سر بزرگ تہا رنگ دراز ریش تہے
رنگ وار ریش بہی تہی تمام سفید تہی مع ق اپنی دانتون کو تار طلا سے
باندہتے تہے ق جوڑا ستخوانہای دوگانہ کا جیسے کتف وشانہ ہی بزرگ
تہا دونون دوش کے درمیان دوری تہی ق بدن مبارک سبک تہا
رنگ نہ کوتاہ قد تہی اور نہ دراز قد ق

صفت امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

یہ خوشرو تہے جیسے چودہوین رات کا چاند فص حسین تہے ضر گندم اون
تہے ضر انکی رنگت کہلی ہوئی تہی ضر سخت گیہوان رنگ تہا دو تخمین فص
اور اگر قریب سے تو تامل کرتا تو کہتا کہ گندم گونی اون کی ہمراہ سرخی کے
قریب تر ہے خالص گندم گون ہونی سے ق رنگ شریف مائل بسبزی
تہا فص موی پیش سر نہ تہے یہ سر شریف پر بالون کی لکیرین تہین جیسے
خطوط انگلیون کے مع رنگ دو گیسو تہے رنگ سر کے بال سیاہ تہے
ق ابرو پیوستہ تہے فص آنکہون کی سفیدی سیاہی کمال خوبی مین تہے

صر دونون آنکہین سرگین تہین مع ص آنکہین بہاری تہین مع ق
اور بڑی بڑی تہین ق خندہ دندان تہے فص انبوہ ریش تہی صر داڑہی
عریض تہی مع ق داڑہی نی مابین ہر دو دوش کو پر کر لیا تہا سفید
براق تہی ق گویا کہ اوسپر انوار چہڑکے گئے تہے صر اونکی گردن ایسی
تہی جیسے ابریق سیم یعنی کمال صفا و ضیا مین صر دونون دوش عریض
و پہنا تہے صر غضروف یعنی آستخوان دوش جسکو شانہ کہتے ہین سطبر تہا
ق بزرگ شکم تہے یہ استخوانہای مفاصل و دوگانہ چکلے چوڑے تہے ص
اون کے غضروف ایسے تہے جیسے شیر ژیان شکاری کے ہون بازو
یعنی عضد ساعد یعنی ذراع سے جدا ظاہر نہوتا تہا بلکہ دونون ایک دوسرے
مین خوب ہی مندمج تہے صر اگر کسی شخص کا بازو پکڑ لیتے کیا ذکر تہا کہ
پہر وہ سانس لے سکتا رض عضلۂ ذراع یعنے لوتہڑا بازو کا سطبر تہا
اور جہان باریک چاہیے وہان دقیق تہا ق بازو وہاتہہ سخت تہی رض
نظر لگی نہ کہین اونکی دست و بازو کو یہ لوگ کیون مری زخم جگر کو دیکہتے ہین
ہتیلیان موٹی تہین صر لکن نرم و ملائم رض عضلۂ ساق جانب بالا
سے سطبر اور محل باریکی مین باریک تہا ق بدن شریف موی دار
تہا فص مردون مین میانہ قد تہے صر اور طرف فربہی کے
نزدیک تہے رض

شمائل سیدة النساء فاطمة الزہرا رضی اللہ عنہا

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین نہین دیکھا مینے کسیکو مشابہ تر سمت یعنی سکینہ و دل یعنی وقار و ہدی یعنی سیرت مین حضرت کے فاطمہ سی قیام و قعود یعنی برخاست و نشست مین حضرت کے ساتھ اور بات مین ساتھ حضرت کے فاطمہ سی قیام و قعود یعنی برخاست و نشست مین تہین اور ان کی چال حضرت کی چال تہی وہ جب نزدیک حضرت کے آتین تو آپ اونکے لیے کہڑے ہو جاتے اور اونکا بوسہ لیتے اور اپنی جگہہ پر بٹہاتے تہے اور وہ ایک ٹکڑا تہین حضرت کے بدن کا گویا خود وہی تہین مع صبر

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی ۔ تاکس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری

شمائل سید شباب اہل الجنة حسن بن علی علیہما السلام

نہتا کوئی مشابہ تر ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حسن بن علی سے بڑہکر رخ علی رضی اللہ عنہ کہتے ہین حسن اشبہ برسول خدا ہی چہرے سے ناف تک سل ے

نقاب عارض گل جوش کردہ مارا ۔ تو جلوہ داری و روپوش کردہ مارا

شمائل سید جوانان بہشت حسین بن علی علیہما السلام

انس نے کہا ہے کہ حسین بن علی اشبہ ترین قبیلہ تہے ساتہہ حضرت کے مع خ مین کہتا ہون کہ مراد انس کی سوائے حسن

تن جان تک ہے اس لیے کہ علی بن ابی طالب سے آیا ہے کہ حسن اشبہ
برسول خدا تھے مابین صدر سے سر تک اور حسین اشبہ بہ نبی اللہ تھے
اسفل سینہ سے یعنی قدم تک سل الجاجب دونون سیدین
جلیلین کو یکجا کرو تو حضرت کی تمثال شریف قائم ہو جاتی ہے محمد بن
ضحاک کہتے ہین جسد حسین مشابہ جسد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھا

جس جای سراپا مین نظر جاتی ہی رکے — آتا ہی مری دل مین یہین عمر بسر کرے

سل حسین صاحب جمال تھے یہان تک کہ جب کسی تاریک جگہ
مین بیٹھتے تو اس طرف کا رستہ بسبب بیاض پیشانی و شعاع ہر دو
رخسار شریف کے ملجاتا مع شواہد النبوۃ خضاب وسمہ کا کرتے تھے
مع ج محرر سطور عرض کرتا ہے کہ مین نسل امام حسین علیہ السلام سے ہون
اور نام میرا اسد تو حسن ہے اور میرے باپ کا نام حسن بن علی تھا
غرضکہ نام حسن ہے اور نسب حسینی اور اضافت بخاری ہے اور بعض حلیہ
میرا حلیہ ابوبکر رض و بعض اہل بیت سے فی الجملہ مشابہت رکھتا ہے مین
امید کرتا ہون کہ اللہ تعالے مجھکو برکات شمائل وخصائل وفضائل
ان حضرات و بقیہ عشرہ مبشرات سے محروم نفرمائے ۵

فی الجملہ نسبتے بہ تو کافی بود مرا — بلبل ہمین کہ قافیہ گل شود بس است

صفت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ

یہ گندم گون بسیار موی تھے ق کبود چشم رض سبک ریش ق
اپنی پیری کو متغیر کرتے تھے یعنی خضاب وغیرہ سے رض جو دو کتی
مین مین اکثر بال زبیر کے ہر دو دوش پہ پکڑ لیتا اور زمین لوکا تھا اور
بال پکڑکر اون کی پشت پر لٹک جاتا مع ق وہ نہ دراز قد تھے
اور نہ کوتاہ قامت اونکا بدن مائل بہ لاغری تھا گوشت کی جگہ تین

ق س

زفرہی بغل درنیایہ آسایش | بدرد خویشتن ہم آغوش کردہ بارا

صفت طلحہ رضی اللہ عنہ

یہ سفید رنگ مائل بسرخی تھے رض بسیار موی ق بال ان کے
نہ بسیار شکن دار یعنی گھونگر والے تھے اور نہ فروہشتہ یعنی سیدہی
بی شکن ق یہ اپنے بالون کو دگرگون نکرتے یعنی خضاب سے نہیں
بارکیا حتی رض خوش رو اچہی صورت کے تھے ق دونون دوش
سرلیں تھے رض سینہ فراخ تھا رض دونون ہات ہم سطبر تھے اور
خالی نہ تھے رض میانہ قد مائل بہ پستی تھے نسبت درازی کی رض

صفت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ

یہ خوش رو باریک جہرہ تھے ق سفید رنگ ق آمیختہ بسرخی ق
انکے بال شکن دار تھے دونون کانون سے زیر تر رکتے رض باریک

و دراز بینی تہی رض ان کی دو دانت سامنے کے گر گئے تھے رض
اپنی ریش و سر کو متغیر نکرتے یعنی خضاب نہ لگاتے ق انکی گردن
بزرگ تہی رض ان کی پشت مین خمیدگی تہی ق ہتیلیان
موٹی تہین انگلیان سخت تہین رض پانون مین لنگی تہی رض دراز قد
تہے رض

صفت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ

یہ گندم گون تہے رض کاسہ سر انکا بڑا تہا رض بال مجعد تہے یعنی
شکن دار رض آخر عمر مین ان کی بینائی جاتی رہے تہی رض یہ سیاہ
خضاب کرتے تہے رض بدن پر بال تہے رض انگلیان موٹی تہین
رض یہ کوتاہ قد فربہ اندام تہے یعنی چہوٹے اور موٹے رض

صفت سعید بن زید رضی اللہ عنہ

یہ گندم گون تہے ق بسیار موی ق دراز قد ق

صفت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ

یہ معروق الوجہ تہی یعنی کم گوشت چہرے کی رگین نظر آتی تہین ق
دو دانت سامنے کے گر گئے تہے ق داڑہی ہلکی پہلکی تہے ق
سر و ریش کو حنا و کتم سے رنگین کرتے تہے ق کوژ پشت تہے ق
دبلے آدمی تہے ق دراز قد تہی ق تمام ہوا بیان شمائل نبوی

ذخیرہ اختصاص خاص اخلاص کا بعونہ تعالی موسوم بہ ۲۸ - رمضان سنہ ۱۳ ہجری روز چہارشنبہ کو درنوشت قلیل البضاعۃ ... الخ

خاتمہ بعد ختم اس بیان کے ایسا مناسب معلوم ہوا کہ جس طرح آغاز اس شمائل کا ذکر حلیہ مبارکہ سید الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا گیا ہے اسی طرح انجام اسکا ذکر شمائل بعض انبیا جن کا حلیہ شریف خود حضرت نے ارشاد فرمایا ہے کیا جاوے وباللہ التوفیق

صفت موسی علیہ السلام

حدیث ابن عباس میں فرمایا ہے موسی رجل آدم طوال سبط شعرہ مع اذنیہ او فی شحمہ اذنیہ رواہ احمد یعنی وہ ایک مرد گندم گون دراز قد فربہ تھے موسی تھے بال اون کی سر کے برابر دونون کانون کے تھے یا کانون کے اوپر تھے دوسری روایت مین فرمایا ہے رایت موسی بن عمران رجلا طوالا جعدا کانہ من رجال ازد شنوءۃ رواہ البیہقی یعنی مینے موسی کو شب معراج مین دیکھا وہ ایک مرد دراز قد تھے گھونگر والے بالون والے گویا قبیلہ ازد شنوءہ کی ایک مرد ہین تیسری روایت مین فرمایا روایت موسی آدم کثیر الشعر شدید الخلق رواہ احمد یعنی مینے موسی کو گندم گون بسیار موی سخت آفرینش دیکھا چوتھی روایت مین ہے مررنا برجل طوال سبط آدم کانہ من رجال ازد شنوءۃ رواہ البیہقی

عن ابی ذر۔ پانچوین روایت ابو ہریرہ مین رفعاً یون آیا ہے حیات اسری بی لقیت موسی فنعتہ فاذا رجل حسبتہ قال مضطرب رجل الراس کانہ من رجال شنوءۃ رواہ الشیخان چھٹی روایت مین یون فرمایا ہے کہ وقد رایتنی فی جماعۃ من الانبیاء واذا موسی قائم یصلی اذا ھو رجل جعد کانہ من رجال شنوءۃ رواہ البخاری ومسلم ساتوین روایت مین رفعاً بروایت ام ہانی یون آیا ہے ارانی موسی آدم طوالا سبط الشعر شبھتہ برجال ازد شنوءۃ رواہ الطبرانی ان روایات مین کسی جگہہ سر کے بالون کو سیدہا اور کسی جگہہ نشکن دار بتایا ہے اس سے معلوم ہوا کہ حد اعتدال پر تھے نہ نہایت جعد اور نہ بغایت سبط

صفت عیسی علیہ السلام

حدیث ابن عباس مین فرمایا ہے رایت عیسی ابیض جعد الراس حدید البصر مبطن الخلق یعنے مینے عیسی کو دیکھا سفید رنگ نشکن دار موی تیز نگاہ میانہ آفرینش رواہ احمد دوسری روایت مین فرمایا ہے رایت عیسی بن مریم مربوع الخلق الی الحمرۃ والبیاض سبط الراس یعنی میانہ قامت سرخ و سفید فرو ہشتہ موئ رواہ البیہقی عنہ تیسری روایت مین فرمایا ہے لقیت عیسی فنعتہ قال ربعۃ احمر کانما خرج من دیماس رواہ الشیخان یعنی میانہ قد سرخ رنگ گویا حمام سے نکلے ہین چوتھی روایت مین رفعاً

آیا ہے واذا عیسیٰ بن مریم قائم یصلی اقرب الناس شبہا بہ عروۃ بن
مسعود الثقفی اخرجاہ فی الصحیحین پانچوین روایت کا لفظ امام رازیؔ
رفعا یون ہے ورأیت عیسیٰ بن مریم ربعۃ ابیض یضرب الی الحمرۃ
شبہتہ بعروۃ بن مسعود الثقفی یعنے جبرئیل علیہ السلام نے مجھے عیسیٰ کو
دکھایا مینے اونکو میانہ قد سفید رنگ مائل بسرخی پایا رواہ الطبرانی

صفت ابو الانبیا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام

حدیث ابن عباس مین بعض قصۂ اسرار فرمایا ہے نظرت الی ابراہیم حتی
کانہ صاحبکم یعنی مینے طرف خلیل جلیل کے نگاہ کی گویا وہ مثل
تمہارے صاحب کے ہین یعنی میرے ہمشکل ہین حدیث ابوذر کا لفظ
رفعا یون ہے ولقیت ابراہیم وانا اشبہ ولدہ بہ مینے ابراہیم سے ملاقات
کی مین اون کی اولاد مین اشبہ تر ہون ساتھ اون کے رواہ الثقات
تیسرا لفظ رفعا یہ ہے واذا ابراہیم قائم یصلی اقرب الناس شبہا بہ صاحبکم
اخرجاہ فی الصحیحین چوتھا لفظ امام رازیؔ کا رفعا یہ ہے فان ابی ابراہیم یشبہ
خلقہ خلقی ویشبہ خلقی خلقہ رواہ الطبرانی یہ سب احادیث تفسیر ابن
کثیر مین بطولہا مذکور ہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان انبیا
علیہم السلام کو باشکال مذکورہ شب معراج مین دیکھا تھا اور ہر ایک
صاحب سلامت ہوئی تھی اور ہر ایک نے مرحبا کہا تھا ولہ الحمد

حسن الخاتمہ

سید شبلنجی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب نور الابصار مین جو حلیہ ائمہ اثنا عشر اہلبیت وائمہ اربعہ اصحاب مذاہب کا ذکر کیا ہے وہ اس جگہ بغرض تکمیل مقصود بالفاظہ ذکر کیا جاتا ہے

صفت امامین رضی اللہ عنہما یعنی حسن و حسین

کتاب صفوۃ مین علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ علی نے کہا الحسن اشبہ الناس بالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما بین الصدر الی الراس والحسین اشبہ الناس بالنبی ما کان اسفل من ذلک رواہ الترمذی مین کہتا ہون انس نے کہا ہے لم یکن احد اشبہ بالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من الحسن بن علی اور در بارہ حسین علیہ السلام یہی کہا ہے کان اشبہھم برسول اللہ صلعم رواہ البخاری

صفت حسن رضی اللہ عنہ

کان ابیض مشربا بحمرۃ ادعج العینین سہل الخدین کث اللحیۃ ذا وفرۃ کان عنقہ ابریق فضۃ عظیم الکرادیس بعید ما بین المنکبین ربعۃ لیس بالطویل ولا بالقصیر من احسن الناس وجہا وکان یخضب بالسواد وکان جعد الشعر حسن البدن ذکرہ الدولابی وغیرہ مین کہتا ہون یہ ساری صفات حلیہ نبویہ مین گذر چکے ہین ۔

صفت حسین رضی اللہ عنہ

کان اشبہ الخلق بالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من سرتہ الی کعبہ
یعنی حلیۂ آنحضرت ناف سے اقدام مبارک نیچے گذر چکا ہے وہی بعینہ
ان کا حلیہ جاننا چاہیے و آسمان تلک انکی ذکر حلیۂ حسین کا ان سے اقدام تک
ذکر حلیۂ حسین کا صدر سے تا راس ضبط نہیں کیا تعجب ہے کہ کمی بزرگ نے
کر دیا ہے کل یہ ہے

صفت علی بن حسین ملقب زین العابدین

ان کی صفت میں فقط اسی قدر کہا ہے کہ اسمر قصیر نحیف یعنی گندم گون
کوتاہ قد لاغر بدن تھے

صفت محمد باقر بن زین العابدین

یہ اسمر معتدل تھے یعنی گندم گون اعتدال عبارت ہے تناسب اعضا
اور یہ صفت محمود ہوتی ہے

صفت جعفر صادق بن محمد باقر رضی اللہ عنہ

یہ معتدل آدم اللون تھے یعنی کسی قدر گندم گون

صفت موسی کاظم بن جعفر صادق رض

یہ اسمر عمیق تھے

صفت علی رضا بن موسی کاظم

یہ اسود معتدل تھے یعنی سیاہ رنگ متناسب الاعضا وجہ اس کی یہ تھی کہ
ان کی والدہ شریفہ سیاہ تھیں

صفت محمد جواد بن علی رضا

یہ سفید رنگ معتدل تھے

صفت علی ہادی بن محمد جواد

یہ اسمر اللون یعنی گندم گون تھے

صفت حسن خالص بن علی ہادی

یہ درمیان سمرت و بیاض کے تھے

صفت محمد بن حسن خالص

یہ جوان میانہ قامت حسن الوجہ والشعر تھے انکے بال انکے دوش پر سائل
تھے اقنی الانف اجلی الجبہہ تھے یہ آخر ائمہ اثنا عشریہ ہیں مذہب امامیہ پر
یہ سنہ ۲۶۶ ہجری میں اندر سرداب کے غائب ہو گئے شیعہ انہیں کو مہدی
موعود منتظر سمجھتے ہیں اور یہ غلط ہے محل اس بحث کا دوسرا ہے

صفت محمد بن عبد اللہ مہدی آخر زمان

یہ ایک جوان سرگین چشم ازج الحاجبین اقنی الانف کث اللحیہ ہوں گے
ان کی رخسار راست پر ایک خال ہوگا حدیث طبرانی میں آیا ہے وجہہ
کالکوکب الدری اللون لون عربی والجسم جسم اسرائیلی ای طویل

ابو سعید خدری کا قول فرمایا ہے المہدی منی اجلی الجبہۃ اقنی الانف ابو داود والترمذی عن
بن الیمان کا قول فرمایا رسول نے المہدی ولدی وجہہ کالقمر الدری واللون لون عربی
والجسم جسم اسرائیلی رواہ ابن شیرویہ فی کتاب الفردوس حلیہ مہدی علیہ السلام کا بیان تفصیل وار
کتاب جمع الکرامات میں لکھا گیا ہے حاکم کا قول ہے اشم الانف اقنی اجلی اور محمد بن جعفر نے
کہا ہے کہ ابرو باریک حاجب دراز و کمان ابرو ہونگی اور ان کے حاجب شیئا
اقتران ہوگا اور کان جسم انبوہ ریش سرمگین چشم سیاہ و دوتاب درخشندہ
دندان ہونگے اور شانہ پر علامت آنحضرت کی ہوگی اور کشادہ دندان
ہونگی ابن عباس نے کہا میانہ قد مشرب بحمرہ بدن کی چہرہ اونکا مثل
ستارہ درخشندہ کی ہوگا کشادہ پیشانی بینی دراز باریک میان بلند کے
اور ہمراہ درازی آبیندگی چشم فراخ ہوگی اور دو ابروان میں فرق ہوگا
یعنی متصل نہونگے اور کف دست راست پر بھی ایک تل ہوگا اور زبان
میں لکنت ہوگی وقت بات کی سخن کے ہاتھ زانو پر مارینگے اور درمیان دونو
زانو کے کشادگی اور بعید ہوگا لکن ثقیل اللسان ہونگے حدیث علی میں
آیا ہے کہ سیخرج من صلبہ رجل یسمی باسم نبیکم یشبہ فی الخلق ولا
یشبہ فی الخلق رسالہ حشریہ میں کہا ہے کہ قد اونکا مائل بدرازی
ہوگا اور رنگ اونکا روشن ہوگا لکن چہرہ مشابہ چہرہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نہوگا انتہی۔

صفت امام عالیمقام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ

كان حسن السمت والوجه والثوب والفعل والمواساة لكل من طاف
به وكان ربعة من الرجال ليس بالطويل ولا بالقصير وكان من احسن الناس منطقا

صفت امام دار الہجرۃ مالک بن انس رضی اللہ عنہ

كان طويلا جسيما عظيم الهامة ابيض الراس واللحية قيل تبلغ لحيته
صدره وقيل كان اشقر ازرق العينين يلبس الثياب العدنية الرفيعة

صفت امام ہمام محمد بن ادریس شافعی رضی اللہ عنہ

كان طويلا سائل الخدين قليل لحم الوجه طويل العنق طويل القصب
اسمر خفيف العارضين يخضب لحيته بالحناء حمراء قانية حسن الصوت
حسن السمت عظيم العقل حسن الوجه حسن الخلق مهيبا فصيحا من
اذرب الناس لسانا اذا اخرج لسانه بلغ انفه وكان مسقاما ممنوا بالبواسير
كذا وصفه ابن الصلاح

صفت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ

كان شيخا اسمر مديد القامة يخضب بالحناء

ف صفات میں ان ائمہ اہل بیت وائمہ مذاہب کی جو الفاظ مضبوط تھے
وہ اس جگہ لکھے گئے رہے مناقب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور فاطمہ
واہل بیت رسالت وخلفاء اربعہ وبقیہ عشرہ مبشرہ وائمہ اثنا عشر ومجتہدین اربعہ

کی کو کتب سیر مین منشا و راست مثالاً امر قوم ترین اور شجرہ بنی طرف اونکی
اپنی ودنات مین کو پاشار وکیا ہے اور اب تقصدیت کو مناقب شمائل سیاکر
استعانا بلکہ حسیہ طور پہ زبان ریختہ اردو مین کادوران اور دہ ابیات صحیح ہے
دقتا فوقتا رکھ دین وباللہ التوفیق۔

صفت خاکسار حقیقہ بار فرزند واراجی رحمت کرو کا آثار قلم وشد

مغفرت غفار

اما انا فمربوع القامة اسمر اللون سمل الخدين اجلى الجبهة اقنى الانف
قليل لحم الوجه معتدل العنق والراس والفخذين والساقين رحب الصدر
اختضب بالحناء خفيف اللحم خفيف اللحية قصير ما دائر العسكر
متواصل الاحزان لست بالطويل ولا بالقصير حسن الوجه والمحب
بطئ الغضب سريع العفو ان شاء الله تعالى محب الصلحاء والعلماء وسه

احب الصالحين ولست منهم   لعل الله يرزقني صلاحا

غرض اصل بات یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی کی صورت کو نہیں دیکھتا ہے وہ
تو دل اور نیت پر دیکھتا ہے اور حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے انما ھی
مومن تقی او فاجر شقی الناس کلھم بنو آدم وآدم من تراب رواہ الترمذی
وابو داود بیان ہین شمائل خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کتاب
شمائل ترمذی وغیرہ مین نہایت جامع ہی اور شمائل حلیہ نبوی کو شیخ

عبد الحق دہلوی کی کتاب مدارج النبوۃ مین ضمناً اور رسالہ مستقلہ مین استقلالاً
بہت خوب لکھا ہی اور کتب سیر مین بھی جابجا ذکر شمائل شریف کا آیا ہے
اصل الفاظ سراپای رسالت کو یہ رسالہ مختصر بھی جامع ہی اس کی سلوچو کچھ
جسنے لکھا پڑھا ہے وہ اُسی جمال کا بیان اور نشان ہی پس بس جو کہ دیکھنا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خواب مین ایک نعمت عظمی و بشارت کبری
ہی اس لیے مسلمان کو ضرور ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سراپا کو
اپنی دل مین بخوبی نگاہ رکھی تاکہ وقت رویت کے رویا مین کسی طرح کا اشتباہ
راہزن نہو اور غیر حق کو حق نہ سمجھ لی کیونکہ اگرچہ شیطان حضرت کی شمائل مقدسہ
مین متشکل و متمثل نہین ہو سکتا ہی جس طرح کہ حدیث مین آچکا ہے لکن اسکو
کوئی مانع نہین ہی کہ شیطان نائم کو یہ وسوسہ کری کہ مین رسول آخر زمان
ہون اور وہ بسبب عدم دریافت شمائل ماثورہ و عدم طہارت نفس کی غیر
صورت نبوی کو شکل مصطفوی سمجھکر بہک جائی لہذا تحفظ شمائل نبویہ کا ضروریات
دین سی ہی علاوہ اسکی اگر کوئی شکل کسی شخص کے عضو کی مشابہ یا قریب ہے عضو
نبوی ہو تو یہ بھی ہمراہ صحت ایمان کی ایک سعادت کا نشان ہی شرع شریف
مین قیافہ کا اعتبار کیا گیا ہے افسوس ہی کہ بعض جاہل نقیر بے علم پیرون کا
حلیہ تصور شیخ کی لیی جو شرک خفی بلکہ جلی ہے ضبط کرتی ہین اور حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے حلیہ مبارک کا اہتمام کسی جگہہ دیکھا نہین جاتا اسی طرح صحابہ کبار کے

شامل ہو کر کوئی استقرار و استیعاب نہین کیا گیا ایک طرح کا طلبانہ تحریر مثل
سامع ہے در حقیقت چند مسائل مختصر تعلیمات صلوۃ و صوم و زکوۃ و حج و ایمان و دعا
مین واسطے فائدہ عوام الناس و نشان ہے نمونہ کی گوہی ہے اسی اب ایک
یہ رسالہ بھی واسطے تعلیم جامعہ شریفہ کے لکھا گیا اگر مطالعہ کتب مبسوطہ کی توفیق
نہین ہوتی ہے تو یہی مختصر ہی ان کو کہین کسی طرح سمجھ لین تو یہی غنیمت ہی
ان لم یکن وابل فطل وخیر الکلام ما قل ودل ولم یمل
واخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین الحق
والسلام علی المرسلین وتابعیہم
اجمعین الی یوم الدین
امین